



Content for Essay Writing Competition for Intermediate / Degree & Post Graduate students

سلاطین و امراء کو دعوت اسلام

سنة ۶ کے ماہ محرم کی پہلی تاریخ تھی کہ نبی ﷺ نے بادشاہان عالم کے نام دعوت اسلام کے خطوط مبارک اپنے سفیروں کے ہاتھ روانہ فرمائے، جو سفیر جس قوم کے پاس بھیجا گیا وہ وہاں کی زبان جانتا تھا تاکہ تبلیغ بخوبی کر سکے۔

اب تک نبی ﷺ نے کوئی مہر نہ بنائی تھی جب شاہان عالم کے خطوط لکھے گئے تو ان پر مہر کرنے کے لئے خاتم تیار کی گئی، یہ چاندی کی تھی، تین سطور میں یہ عبارت کندہ تھی۔

ان خطوط کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو خط عیسائی بادشاہوں کے نام تھے ان میں خصوصیت سے یہ آیت شریفہ بھی تھی، اے اہل کتاب آؤ ایسی بات پر اتفاق کریں جو ہمارے تمہارے دین میں مساوی ہے یعنی خدا کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہ کریں اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور خدا کے سوا خدائی کا درجہ ہم اپنے جیسے انسانوں کیلئے تجویز نہ کریں۔“
اب ہم مختصر طور پر ان سفارتوں کا حال درج کرتے ہیں۔

نامہ مبارک بنام نجاشی شاہ حبشہ

(۱) اصم بن الجبر بادشاہ حبش الملقب بہ نجاشی کے پاس عمرو بن امیہ الضمری آنحضرت ﷺ کا نامہ مبارک لے کر گئے تھے، یہ بادشاہ عیسائی تھا۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ خط اللہ کے رسول محمد (ﷺ) کی طرف سے نجاشی اصم بادشاہ حبش کے نام ہے، تجھے سلامتی ہو، میں پہلے اللہ کی ستائش کرتا ہوں جو ملک، قدوس، سلام، مومن اور مہمّن ہے، اور ظاہر کرتا ہوں کہ عیسیٰ بن مریم اللہ کی مخلوق اور اس کا حکم ہیں، جو مریمؑ بتول طیبہ عقیقہ کی جانب بھیجا گیا اور انہیں عیسیٰؑ کا اس سے حمل ٹھہر گیا، خدا نے عیسیٰؑ کو اپنی روح اور نفخ سے اس طرح پیدا کیا جیسا کہ آدمؑ کو اپنے ہاتھ اور نفخ سے پیدا کیا تھا، اب میری دعوت یہ ہے کہ تو خدا پر جو اکیلا اور لاشریک ہے، ایمان لے آ، اور ہمیشہ اس کی فرماں برداری میں رہا کر اور میری اتباع کر اور میری تعلیم کا سچے دل سے اقرار کر، کیونکہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

میں قبل اس کے اس ملک میں اپنے چچیرے بھائی جعفر کو مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ بھیج چکا ہوں، تم اسے بارام ٹھہرا لینا، نجاشی! تم تکبر

چھوڑ دو کیونکہ میں تم کو اور تمہارے دربار کو خدا کی طرف بلاتا ہوں، دیکھو میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا اور تمہیں بخوبی سمجھا دیا، اب مناسب ہے کہ میری نصیحت مان لو سلام اس پر جو سیدھی راہ پر چلتا ہے۔

نجاشی اس فرمان مبارک پر مسلمان ہو گیا، اور جواب میں یہ عریضہ تحریر کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں نجاشی اصم بن ابجر کی طرف سے، اے نبی اللہ کے، آپ پر اللہ کی سلامتی، رحمت، اور برکتیں ہوں، اسی خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اور جس نے مجھے اسلام کی ہدایت فرمائی ہے، اب عرض یہ ہے کہ حضور ﷺ کا فرمان میرے پاس پہنچا، عیسیٰ کے متعلق جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا ہے، بخدائے زمین و آسمان وہ اس سے ذرہ برابر بھی بڑھ کر نہیں، ان کی حیثیت اتنی ہی ہے جو آپ نے تحریر فرمائی ہے، ہم نے آپ کی تعلیم سیکھ لی ہے اور آپ کا چچیرا بھائی اور مسلمان میرے پاس آرام سے ہیں، اور میں اقرار کرتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، سچے ہیں اور راست بازوں کی سچائی ظاہر کرنے والے ہیں، میں آپ سے بیعت کرتا ہوں، میں نے آپ کے چچیرے بھائی کے ہاتھ پر بیعت اور اللہ کی فرمانبرداری کا اقرار کر لیا ہے، اور میں حضور ﷺ کی خدمت میں اپنے فرزندار ہا کو روانہ کرتا ہوں، میں تو اپنے ہی نفس کا مالک ہوں اگر حضور ﷺ کا منشاء ہوگا کہ میں حاضر خدمت ہو جاؤں تو ضرور حاضر ہو جاؤں گا، کیونکہ میں یقین کرتا ہوں کہ حضور ﷺ جو فرماتے ہیں وہی حق ہے، اے خدا کے رسول سلام آپ پر۔

بنام شاہ بحرین

(۲) منذر بن ساوی شاہ بحرین تھا، شہنشاہ فارس کا خراج گزار تھا، علاء بن الحضرمیؓ اس کے پاس نامہ مبارک لے کر گئے تھے، یہ مسلمان ہو گیا اور اس کی رعایا کا اکثر حصہ بھی مسلمان ہوا، اس نے جواب میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لکھا تھا کہ بعض لوگوں نے تو اسلام کو از حد پسند کیا ہے، بعض نے کراہت کا اظہار کیا ہے، بعض نے مخالفت کی ہے، میرے علاقہ میں یہودی اور مجوسی بہت ہیں، ان کے لئے جو ارشاد ہو کیا جائے، نبی ﷺ نے جواب میں تحریر فرمایا تھا، جو نصیحت کرتا ہے وہ اپنے لئے، اور جو یہودیت یا مجوسیت پر قائم رہے وہ جزیہ (خراج رعیتانہ) دیا کرے۔

بنام شاہ عمان

(۳) جیفر و عبد فرزندان جلدی ملک عمان کے نام عمرو بن العاصؓ کے بدست خط بھیجا گیا، عمر و کا قول ہے کہ جب میں عمان پہنچا تو پہلے عبد کو ملا، یہ سردار تھا اور اپنے بھائی کی نسبت زیادہ نرم و خوش خلق تھا، میں نے اسے بتایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا سفیر ہوں اور تمہارے پاس اور تمہارے بھائی کے پاس آیا ہوں۔

عبد بولا میرا بھائی عمر میں مجھ سے بڑا اور ملک کا مالک ہے میں تمہیں اس کی خدمت میں پہنچا دوں گا مگر یہ تو بتاؤ کہ تم کسی چیز کی دعوت دیتے ہو؟

عمرو بن العاصؓ نے کہا اکیلے خدا کی طرف جس کا کوئی شریک نہیں نیز اس شہادت کی طرف کہ محمد ﷺ خدا کے بندے اور (اس) کے رسول ہیں۔

عبد نے کہا عمر و تو سردار قوم کا بیٹا ہے، بتا تیرے باپ نے کیا کیا، کیونکہ ہم اسے نمونہ بنا سکتے ہیں؟

عمرو بن العاصؓ نے جواب دیا وہ مر گیا، نبی ﷺ پر ایمان نہ لایا تھا، کاش وہ ایمان لاتا اور آپ ﷺ کی راست بازی کا اقرار کرتا، میں بھی اپنے باپ کی رائے پر تھا حتیٰ کہ خدا نے مجھے اسلام کی ہدایت فرمائی۔

عبد: تم کب سے محمد (ﷺ) کے پیرو ہو گئے ہو؟

عمر بن العاصؓ : ابھی تھوڑا عرصہ ہوا۔

عبد : کہاں؟

عمر بن العاصؓ : نجاشی کے دربار میں، اور نجاشی بھی مسلمان ہو گیا۔

عبد : وہاں کی رعایا نے نجاشی کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

عمر بن العاصؓ : اسے بدستور بادشاہ رہنے دیا اور انہوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔

عبد : تعجب سے (کیا بشارت پادریوں نے بھی؟

عمر بن العاصؓ : ہاں!

عبد : دیکھو عمر و کیا کہہ رہے ہو، انسان کے لئے کوئی چیز بھی جھوٹ سے بڑھ کر ذلت بخش نہیں۔

عمر بن العاصؓ : میں نے جھوٹ نہیں کہا اور اسلام میں جھوٹ بولنا جائز بھی نہیں۔

عبد : ہر قل نے کیا کیا، کیا اسے نجاشی کے اسلام لانے کا حال معلوم ہے؟

عمر بن العاصؓ : ہاں!

عبد : تم کیونکر ایسا کہہ سکتے ہو؟

عمر بن العاصؓ : نجاشی ہر قل کو خراج دیا کرتا تھا، جب سے مسلمان ہوا، کہہ دیا ہے کہ اب اگر وہ ایک درہم بھی مانگے گا تو نہ دوں گا۔

ہر قل تک یہ بات پہنچ گئی، ہر قل کے بھائی یناق نے کہا یہ نجاشی حضور کا ادنیٰ غلام اب خراج دینے سے انکار کرتا ہے اور حضور کے دین کو بھی اس نے چھوڑ دیا ہے، ہر قل نے کہا پھر کیا ہوا اس نے اپنے لئے ایک مذہب پسند کر لیا اور قبول کر لیا، میں کیا کروں؟ بخدا اگر اس شہنشاہی کا مجھے خیال نہ ہوتا تو میں بھی وہی کرتا جو نجاشی نے کیا ہے۔

عبد : دیکھو عمر و! کیا کہہ رہے ہو؟

عمر بن العاصؓ : قسم ہے خدا کی سچ کہہ رہا ہوں۔

عبد : اچھا بتاؤ وہ کن چیزوں کے کرنے کا حکم دیتے ہیں اور کن چیزوں سے منع کرتے ہیں۔

عمر بن العاصؓ : وہ اللہ عز و جل کی اطاعت کا حکم دیتے ہیں اور معصیت الہی سے روکتے ہیں، وہ زنا، شراب کے استعمال سے اور

پتھروں، بتوں اور صلیب کی پرستش سے منع فرماتے ہیں۔

عبد : کیسے اچھے احکام ہیں جن کی وہ دعوت دیتے ہیں، کاش میرا بھائی میری رائے قبول کرے، ہم دونوں محمد ﷺ کی

خدمت میں جا کر ایمان لائیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ اگر میرے بھائی نے اس پیغام کو رد کیا اور دنیا ہی کا راغب رہا تو وہ اپنے ملک کے لئے بھی سراپا نقصان ثابت ہوگا۔

عمر بن العاصؓ : اگر وہ اسلام قبول کرے گا تو نبی اس کو اس ملک کا بادشاہ تسلیم فرمائیں گے، وہ صرف اتنا کریں گے کہ یہاں صدقہ وصول

کر کے یہاں کے غرباء کو تقسیم کر دیا کریں گے۔

عبد : یہ تو اچھی بات ہے مگر صدقہ سے کیا مراد ہے؟

عمر بن العاصؓ نے زکوٰۃ کے مسائل بتائے، جب یہ بتایا کہ اونٹ میں بھی زکوٰۃ ہے، تو عبد بولا: کیا وہ ہمارے مویشی میں سے بھی صدقہ دینے کو

کہیں گے؟ وہ تو خود ہی درختوں کے پتوں سے پیٹ بھر لیتا اور خود ہی پانی پیتا ہے۔ عمر بن العاصؓ نے کہا، ہاں! اونٹوں سے صدقہ لیا جاتا ہے۔

عبد : میں نہیں جانتا کہ میری قوم کے لوگ جو تعداد میں زیادہ ہیں اور دور دور تک بکھرے پڑے ہیں وہ اس حکم کو مان لیں گے۔

الغرض عمرو بن العاصؓ وہاں چند روز ٹھہرے، بعد روز روز کی باتیں اپنے بھائی کو پہنچایا کرتا تھا، ایک روز عمرو بن العاصؓ کو بادشاہ نے طلب کیا، چوہداروں نے دونوں جانب سے بازو تھام کر انھیں بادشاہ کے حضور میں پیش کیا، بادشاہ نے فرمایا انھیں چھوڑ دو، چوہداروں نے چھوڑ دیا، یہ بیٹھنے لگے، چوہداروں نے پھر ٹوکا، انھوں نے بادشاہ کی طرف دیکھا، بادشاہ نے کہا، بولو تمہارا کیا کام ہے؟ عمرو بن العاصؓ نے خط دیا جس پر مہر ثبت تھی۔ جیفر نے مہر توڑ کر خط کھولا، پڑھا، پھر بھائی کو دیا، اس نے بھی پڑھا، اور عمرو بن العاصؓ نے دیکھا کہ بھائی زیادہ نرم دل ہے۔

بادشاہ نے پوچھا کہ قریش کا کیا حال ہے؟

عمرو بن العاصؓ نے کہا : سب نے طوعا و کرہا ان کی اطاعت اختیار کر لی ہے۔

بادشاہ نے پوچھا کہ ان کے ساتھ رہنے والے کون لوگ ہیں؟

عمرو بن العاصؓ : جنھوں نے اسلام کو برضا و رغبت قبول کیا، سب کچھ چھوڑ کر نبی ﷺ کو اختیار کر لیا ہے اور پوری فکر اور غور اور عقل و تجربہ سے نبی ﷺ جانچ کر لی ہے، بادشاہ نے کہا اچھا تم کل پھر ملنا عمرو بن العاصؓ دوسرے روز بادشاہ کے بھائی سے پھر ملے، وہ بولا کہ اگر ہماری حکومت کو صدمہ نہ پہنچے تو بادشاہ مسلمان ہو جائیگا۔

عمرو بن العاصؓ پھر بادشاہ سے ملے۔

بادشاہ نے کہا، میں نے اس معاملہ میں غور کیا، دیکھو اگر میں ایسے شخص کی اطاعت اختیار کرتا ہوں جس کی فوج ہمارے ملک تک نہیں پہنچتی تو میں سارے عرب میں کمزور سمجھا جاؤنگا، حالانکہ اگر ان کی فوج اس ملک میں آئے تو میں ایسی سخت لڑائی لڑوں کہ تمہیں کبھی سابقہ نہ ہوا ہو۔

عمرو بن العاصؓ نے کہا بہتر میں کل واپس چلا جاؤنگا۔

بادشاہ نے کہا نہیں! کل تک ٹھہرو۔

دوسرے دن بادشاہ نے انہیں آدمی بھیج کر بلایا اور دونوں بھائی مسلمان ہو گئے اور رعایا کا اکثر حصہ بھی اسلام لے آیا۔

بنام حاکم دمشق و حاکم یمامہ

(۴) منذر بن حارث بن ابوشمر دمشق کا حاکم اور شام کا گورنر تھا، شجاع بن وہب الاسدی اس کے پاس بطور سفارت بھیجے گئے، یہ خط پڑھ کر بہت بگڑا، کہا میں خود مدینہ پر حملہ کرونگا بالآخر سفیر کو باعزاز رخصت کیا مگر مسلمان نہ ہوا۔

(۵) ہوزہ بن علی حاکم یمامہ عیسائی المذہب تھا، سلیط بن عمرو نامہ مبارک اس کے پاس لے گئے تھے، اس نے کہا کہ اگر اسلام پر میری آدمی حکومت تسلیم کر لی جائے تو مسلمان ہو جاؤں گا، ہوزہ اس جواب سے تھوڑے دنوں بعد ہلاک ہو گیا۔

بنام شاہ اسکندریہ

(۶) جرتج بن متی المقلب بہ مقوقس شاہ اسکندریہ و مصر عیسائی المذہب تھا، حاطبؓ بن ابی بلتعہ اس کے پاس سفیر ہو کے گئے تھے، نبی ﷺ نے خط کے آخر میں تحریر فرمادیا تھا کہ اگر تم نے اسلام سے انکار کیا تو تمام مصریوں (اہل قبط) کے مسلمان نہ ہونے کا گناہ تمہاری گردن پر ہوگا۔ سفیر نے خط پہنچانے کے علاوہ بادشاہ کو ان الفاظ میں سمجھایا تھا:

صاحب! آپ سے پہلے اس ملک میں ایک شخص ہو چکا ہے جو اَنَا رَبُّكُمْ (میں تم لوگوں کا بڑا خدا ہوں) کہا کرتا تھا، اور خدا نے اسے دنیا اور آخرت کی رسوائی دی، جب خدا کا غضب بھڑکا تو وہ ملک وغیرہ کچھ بھی نہ رہا، اس لئے تم دوسروں کو دیکھو اور عبرت پکڑو، یہ نہ ہو کہ دوسرے تم سے عبرت لیا کریں۔“

بادشاہ نے کہا ہم خود ایک مذہب رکھتے ہیں، اسے ترک نہیں کریں گے، جب تک اس سے بہتر دین کوئی نہ ملے۔

حضرت حاطبؓ نے کہا، میں آپ کو اس دین کی جانب بلاتا ہوں جو جملہ مذاہب سے کفایت کنندہ ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب ہی کو دعوت اسلام فرمائی ہے، قریش نے مخالفت کی ہے اور یہود نے عداوت کی لیکن سب میں سے مودت و محبت کے ساتھ قریب تر نصاریٰ رہے ہیں، بخدا جس طرح حضرت موسیٰ نے حضرت عیسیٰ کے لئے بشارت دی، اسی طرح حضرت عیسیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی ہے، قرآن مجید کی دعوت ہم آپ کو اسی طرح دیتے ہیں جیسے آپ اہل تورہ کو انجیل کی دعوت دیا کرتے ہیں۔

جس نبی کو جس قوم کا زمانہ ملا وہی قوم اس کی امت سمجھی جاتی ہے، اس لئے آپ پر لازم ہے کہ اس نبی کی اطاعت کریں جس کا عہد آپ کو مل گیا ہے اور یہ سمجھ لیں کہ ہم آپ کو حضرت مسیح کے مذہب ہی کی دعوت دیتے ہیں۔

مقوقس نے کہا، میں نے اس نبی کے بارے میں غور کیا ہنوز مجھے کوئی رغبت معلوم نہیں ہوئی اگرچہ وہ کسی مرغوب شے سے نہیں روکتے ہیں، میں جانتا ہوں کہ وہ ساحر و ررساں ہیں، نہ کاہن کا ذب، اور ان میں تو نبوت ہی کی علامت پائی جاتی ہے بہر حال میں اس معاملہ میں مزید غور کروں گا۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کو ہاتھی دانت کے ڈبے میں رکھوا کر مہر لگوا کر خزائن میں رکھوا دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تحائف بھیجے اور جواب خط میں یہ لکھا کہ یہ تو مجھے معلوم ہے کہ ایک نبی کا ظہور باقی ہے مگر میں یہ سمجھتا رہا کہ وہ رسول ملک شام میں ہونگے۔

دُلُّل مشہور خچر اسی نے تحفے میں بھیجا تھا۔

بنام ہرقل شاہ قسطنطنیہ

(۷) ہرقل شاہ قسطنطنیہ یا روما کی مشرقی شاخ سلطنت کا نامور شہنشاہ عیسائی المذہب تھا، حضرت دحیہ بن خلیفہ الکلبی اس کے پاس نامہ مبارک لے کر گئے تھے، یہ بادشاہ سے بیت المقدس کے مقام پر ملے، ہرقل نے سفیر کے اعزاز میں بڑا شاندار دربار کیا اور سفیر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بہت ہی باتیں دریافت کرتا رہا۔

اس کے بعد ہرقل نے مزید تحقیقات کرنا بھی ضروری سمجھا حکم دیا کہ اگر ملک میں کوئی شخص مکہ کا آیا ہو موجود ہو تو پیش کیا جائے۔

اتفاق سے ان دنوں ابوسفیان مع دیگر تاجران مکہ شام آئے ہوئے تھے، انہیں بیت المقدس پہنچایا اور دربار میں پیش کیا گیا، قیصر نے ہمراہی تاجروں سے کہا کہ میں ابوسفیان سے سوال کروں گا اگر یہ کوئی جواب غلط دیں تو مجھے بتا دینا۔

ابوسفیان ان دنوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمن تھے، ان کا اپنا بیان ہے کہ اگر مجھ کو یہ ڈرنہ ہوتا کہ میرے ساتھ والے میرا جھوٹ ظاہر کر دیں گے تو میں بہت سی باتیں بناتا مگر اس وقت قیصر کے سامنے مجھے سچ سچ ہی کہنا پڑا۔

سوال و جواب یہ ہیں:-

قیصر : محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خاندان اور نسب کیسا ہے؟

ابوسفیان : شریف و عظیم۔

یہ جواب سن کر ہرقل نے کہا سچ ہے نبی شریف گھرانے کے ہوتے ہیں، تاکہ ان کی اطاعت میں کسی کو عار نہ ہو۔

قیصر : محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پہلے بھی کسی نے عرب میں نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے؟

ابوسفیان : نہیں۔

یہ جواب سن کر ہرقل نے کہا اگر ایسا ہوتا تو میں سمجھ لیتا کہ اپنے سے پہلے کی تقلید اور ریس کرتا ہے۔

قیصر : نبی ہونے سے پہلے کیا یہ شخص جھوٹ بولا کرتا تھا، اس کو جھوٹ بولنے کی کبھی تہمت دی گئی تھی؟

ابوسفیان : "نہیں"

ہرقل نے اس جواب پر کہا یہ نہیں ہو سکتا کہ جس شخص نے لوگوں پر جھوٹ نہ بولا وہ خدا پر جھوٹ باندھے۔

قیصر اس کے باپ دادا میں سے کوئی شخص بادشاہ بھی ہوا ہے؟

ابوسفیان : نہیں"

ہرقل نے اس جواب پر کہا ”اگر ایسا ہوتا تو میں سمجھ لیتا نبوت کے بہانے سے باپ دادا کی سلطنت حاصل کرنا چاہتا ہے۔

قیصر : محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ماننے والے مسکین غریب لوگ زیادہ ہیں یا سردار اور قوی لوگ؟

ابوسفیان : مسکین اور حقیر لوگ۔

ہرقل نے جواب پر کہا ہر ایک نبی کے پہلے ماننے والے مسکین غریب لوگ ہی ہوتے رہے ہیں۔

قیصر ان لوگوں کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے یا کم ہو رہی ہے؟

ابوسفیان : بڑھ رہی ہے۔

ہرقل نے کہا، ایمان کا یہی خاصہ ہے کہ آہستہ آہستہ بڑھتا اور حد کمال تک پہنچ جاتا ہے۔

قیصر کوئی شخص ان کے دین سے بیزار ہو کر پھر بھی جاتا ہے؟

ابوسفیان : نہیں“

ہرقل نے کہا لذت ایمان کی یہی تاثیر ہے کہ جب دل میں بیٹھ جاتی اور روح پر اپنا اثر قائم کر لیتی ہے تب جدا نہیں ہوتی۔“

قیصر : یہ شخص کبھی عہد و پیمان کو توڑ بھی دیتا ہے؟

ابوسفیان : نہیں، امسال ہمارا اس سے معاہدہ ہوا ہے دیکھئے کیا انجام ہو؟

ابوسفیان کہتے ہیں کہ میں صرف اس جواب میں اتنا فقرہ زیادہ کر سکا تھا، مگر قیصر نے اس پر کچھ توجہ نہ کی اور یوں کہا، بیشک نبی عہد شکن نہیں

ہوتے، عہد شکنی دنیا دار ہی کرتا ہے، نبی دنیا کے طالب نہیں ہوتے۔

قیصر : کبھی اس شخص کے ساتھ تمہاری لڑائی بھی ہوئی؟

ابوسفیان : "ہاں۔

قیصر : جنگ کا نتیجہ کیا رہا؟

ابوسفیان : کبھی وہ غالب رہے (بدر میں) اور کبھی ہم (اُحد میں)۔

ہرقل نے کہا خدا کے نبیوں کا یہی حال ہوتا ہے لیکن آخر خدا کی مدد اور فتح ان ہی کو حاصل ہوتی ہے۔

قیصر : ان کی تعلیم کیا ہے؟

ابوسفیان : ایک خدا کی عبادت کرو، باپ دادا کے طریق

(بت پرستی) کو چھوڑ دو، نماز، روزہ، سچائی، پاکدامنی، صلہ رحم کی پابندی اختیار کرو۔

ہر قل نے کہا کہ نبی موعود کی یہی علامتیں ہم کو بتائی گئی ہیں، میں سمجھتا تھا کہ نبی کا ظہور ہونے والا ہے، لیکن یہ نہ سمجھتا تھا کہ وہ عرب میں سے ہوگا۔
ابوسفیان! اگر تم نے سچ سچ جواب دے ہیں تو وہ ایک روز اس جگہ کا جہاں میں بیٹھا ہوا ہوں (شام و بیت المقدس) کا ضرور مالک ہو جائے گا، کاش میں ان کی خدمت میں پہنچ سکتا اور نبی ﷺ کے پاؤں دھو یا کرتا۔

اس کے بعد آنحضرت ﷺ کا نام مبارک پڑھا گیا، اراکین دربار اسے سن کر بہت چپچپے اور چلائے اور ہم کو دربار سے باہر نکال دیا گیا، ابوسفیان کہتے ہیں کہ میرے دل میں اسی روز سے اپنی ذلت نفس اور آنحضرت ﷺ کی آئندہ عظمت کا یقین ہو گیا!

بنام کسری شاہ ایران

(۸) خسرو پرویز کسری ایران (نصف مشرقی دنیا) کا شہنشاہ تھا، زردشتی مذہب رکھتا تھا، عبد اللہ بن حذافہ اس کے پاس نامہ مبارک لے گئے

تھے، نامہ مبارک کی نقل یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ رحمن رحیم کے نام سے:-

محمد رسول اللہ کی طرف سے کسری بزرگ فارس کے نام، سلام اس پر جو سیدھے راستے پر چلتا اور خدا اور اس کے رسول پر ایمان لاتا اور یہ شہادت ادا کرتا ہے کہ خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اس کا بندہ اور رسول ہے، میں تجھے خدا کے پیغام کی دعوت دیتا ہوں اور میں خدا کا رسول ہوں، مجھے جملہ نسل آدم کی طرف بھیجا گیا ہے تاکہ جو کوئی زندہ ہے اسے عذاب الہی کا ڈر سنایا جائے اور جو منکر ہیں ان پر خدا کا قول پورا ہو، تو مسلمان ہو جا سلامت رہیگا، ورنہ مجوس کا گناہ تیرے ذمہ ہوگا۔“

خسرو نے دیکھتے ہی خط غصے سے چاک کر ڈالا اور زبان سے کہا میری رعایا کا ادنیٰ شخص مجھ کو خط لکھتا ہے اور اپنا نام میرے نام سے پہلے تحریر کرتا ہے؟ اس نے خسرو باذان کو جو یمن میں اس کا وائسرائے (نائب السلطنت) تھا اور عرب کا تمام ملک اس کے زیر اقتدار یا زیر اثر سمجھا جاتا تھا، یہ حکم بھیجا کہ اس شخص (نبی ﷺ) کو (معاذ اللہ) گرفتار کر کے میرے پاس روانہ کر دو۔

باذان نے ایک فوجی دستہ مامور کیا، فوجی افسر کا نام خُرسرہ تھا، ایک ملکی افسر بھی روانہ کیا جس کا نام بابو یہ تھا، بابو یہ کو یہ ہدایت کی تھی کہ آنحضرت کے حالات پر گہری نظر ڈالے اور آنحضرت ﷺ کو کسری کے پاس پہنچا دے، لیکن اگر آپ ساتھ جانے سے انکار کریں واپس آ کر رپورٹ کرے۔

جب یہ افسر مدینہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ وہ کل کو پھر حاضر ہوں، دوسرے روز نبی ﷺ نے فرمایا: ”آج رات تمہارے بادشاہ کو خدا نے ہلاک کر ڈالا، جاؤ اور تحقیق کرو، افسر یہ خبر سن کر یمن کو لوٹ گئے، وہاں وائسرائے کے پاس سرکاری اطلاع آچکی تھی کہ خسرو کو اس کے بیٹے نے قتل کر دیا ہے اور تخت کا مالک شیرویہ ہے جو باپ کا قاتل تھا۔

اب باذان نے نبی ﷺ کے عادات و اخلاق اور تعلیم و ہدایت کے متعلق کامل تحقیقات کیں اور تحقیقات کے بعد مسلمان ہو گیا، دربار اور ملک کا اکثر حصہ مسلمان ہو گیا۔

جوسفیر نبی ﷺ نے بھیجا تھا اس نے واپس آ کر عرض کیا کہ شاہ ایران نے نامہ مبارک چاک کر ڈالا، اس وقت نبی ﷺ نے فرمایا: (اس نے اپنی قوم کے فرمان سلطنت کو چاک کر دیا ہے۔)

ناظرین! اس مختصر اور پُر ہیبت جملہ کو دیکھیں اور سو اچودہ سو برس کی تاریخ عالم میں تلاش کریں کہ کسی جگہ اس قوم کی سلطنت کا نشان ملتا ہے جو اس واقعہ سے پیشتر چار پانچ ہزار برس سے نصف دنیا پر شہنشاہی کرتی تھی اور جس کی فتوحات بارہا یونان و روما کو نیچا دکھا چکی تھیں، ہرگز نہیں۔